رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳



توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے نتیجہ مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس کی ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کریں گے۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنایئے۔ نہ حجم کی کمی پر تیوریاں چڑھایئے اسلیے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت، رائے کی اصابت بے رو رعایت نکتہ چینی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونہ کا آپ کو بھیجا جائے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ ابھی تین ماہ کی قیمت [illegible] اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما بخیر شما بہ سلامت۔ [illegible] ایک مشہور رسالہ [illegible] پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے [illegible] منیجر خود نہیں پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عذر [illegible] نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو [illegible] زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا جنہیں خریداری منظور نہ ہو تو اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے [illegible]

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہوں گے وہ شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو [illegible]۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۴۵

مضامین غیر

۲۳ دسمبر ۱۹۲۹ء

منطق آرا بیگم اور بوا نصیبن کا نیاز نامہ

(بخدمت جناب مرزا محمد عسکری صاحب المتخلص [illegible] مترجم تاریخ ادب اردو)

مرزا صاحب۔ بندگی عرض ہے۔

بھلا ہم دونوں کو کیا خبر کہ ہمارے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے۔ وہ تو کہیے آج اتفاق سے ایک جگہ آپ کی کتاب تاریخ ادب اردو دیکھی۔ سبحان اللہ کتاب خوب لکھی ہے۔ اصل مصنف صاحب تو خیر اردو کی اصلیت سے کچھ یوں ہی سے واقف معلوم ہوتے ہیں [illegible] ہم کیا کہیں اُن بیچارے کی نظر بھی [illegible] سو جب [illegible] وہ نظم و نثر لکھنے والے اُن کی نگاہ سے بچ گئے جن کا نام بھی اُنھوں نے نہیں لیا حالانکہ دنیا انھیں خوب جانتی ہے مگر آپ کے حاشیوں نے کئی مقاموں پر مصنف صاحب کی کمر تھامی اور وہ پھسلنے کے بعد سنبھل گئے۔

بیگم ممتاز حسین صاحب، ایڈیٹر اودھ پنچ کی تعریفوں میں جو کچھ آپ نے تحریر کیا اسکا شکریہ انھیں ادا کرنا چاہیے وہ آپ کے نیازمند آپ اُن کے مشفق۔ اپنے دہی کو کھٹا کون کہتا ہے۔ ہاں ہم دونوں کو آپ سے گلہ ہے کہ آپ ہمیں مردوں سے بھی کم رتبہ سمجھتے ہیں اور جب ہم انھیں عقل کی باتیں سکھاتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ بعض معاملات میں بوا نصیبن یا [illegible] منطق آرا بیگم [illegible] کی [illegible] کر کر دوڑتی ہیں۔

آپ ہیں پُرانے زمانے کے ہندوستانی مرد جب عورتوں کا بیچ میں ٹپ سے بول اُٹھنا ضرور آپ کو گوارا نہ ہوتا ہوگا۔ پھر خدا رکھے مسلمان بھی ہیں جنکی شریعت نے ہماری جنس کو ناقص العقل ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ ہاں ہم کم رتبہ ہیں ہماری عقل بھی کمزور ہے مگر خدا کی عنایت سے آج بھی ہماری جنس میں ایسی کم سے کم عورتیں موجود ہیں جو بڑے بڑے حکیموں بڑے بڑے فیلسوفوں اعلیٰ درجے کے ڈاکٹروں اور [illegible] کے کان کاٹتی ہیں۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ سیاسی لیڈروں یا عالموں کے دماغ میں خناس گھس گیا تو ہم انھیں سبق پڑھاتے اور کام کی باتیں بتاتے ہیں۔ دنیا ہماری باتوں کو [illegible] حکمت منطق اور عقل بھری ہوتی ہے ان ہی توتوں سے کہتی ہے "ہاں جاؤ تمھاری عقل ہی کیا تم تو بوا نصیبن اور منطق آرا بیگم کے برابر بھی تمیز نہیں رکھتے" منطق آرا بیگم اور بوا نصیبن کی قدر آپ گھر کی مرغی دال برابر سمجھ کے نہ کیجیے تو [illegible] لارڈ اردن [illegible] جیلم [illegible] میکڈانلڈ سے پوچھیے کہ انھوں نے سیکڑوں مرتبہ عاجزی کے اظہار اور شاگردی کے اقرار میں کان پکڑے ہیں۔

سب کان پکڑتے ہیں اُستاد اسے کہتے ہیں

ابھی کل کا ذکر ہے سیاں سائمن جو سیاسی کمیشن کے صدر بن کے ہندوستان تشریف لائے تھے یہ کہتے ہوئے واپس گئے کہ اس کمیشن کے ممبروں میں کوئی بوا نصیبن اور منطق آرا بیگم کی سمجھ بوجھ والا نہیں۔ سچ ہے یہ اُن کی قدردانی ہے۔ ایسے نہ ہوتے تو ہندوستانیوں کو [illegible]

آپ کا یہ فرمانا کہ

"سمجھ میں نہیں آتا کہ یا اللہ [illegible] کیا کوئی مرد دستیاب نہیں ہوتا تھا کہ [illegible] کی طرف سے ادا کی جاتی ہیں [illegible] اس مضمون [illegible] اودھ اخبار کے ذریعہ [illegible] کیا منشا تھا"

ہم دونوں کو ناگوار ہوا۔ آپ سخن شناس اودھ پنچ ہیں پھر بھی [illegible] نہیں دیکھے کہ بڑے بڑے مسائل فلسفہ حکمت اور سیاست کے زنانی بول چال میں ہم دونوں نے سمجھا کے رکھ دیے [illegible] بھلا مرد کو مرد دستیاب [illegible] لطف ہی کیا

پھر مرد بھی کون جو بڑھاپے میں بھی [illegible] کے قائل ہیں [illegible] کے سپرد کر دیتی کہ [illegible] دلوں اور گودوں [illegible] اور باہر نکلیں تو [illegible] آدمی [illegible] دیکھیں [illegible] کی تعلیم [illegible] کی [illegible] ہے۔

مرزا صاحب آپ یقین جانیے کہ کوئی مرد ایسا نہیں جو مردانگی کا بیٹا ہو [illegible] نے دیکھا ہو [illegible] ماؤں کا ذکر نہیں جو خود بھی [illegible] اور اپنے بچوں کو بھی عمر بھر [illegible] بنائے رکھتی ہیں۔ صاحبزادے [illegible] کے باہر نکلے تو [illegible] اٹھنے لگیں [illegible] اپنی ماں کے [illegible]

آپ تعجب کرتے ہیں کہ اس سے طرز ادا میں کیا اضافہ ہوا۔ یہ کیا کم ہے کہ مرد [illegible] شخص نے ایسی حماقت کی بات کی [illegible] عورتیں بھی ہنستی ہیں۔ عرب جب کسی بیوقوفی کی بات کی ہجو کرتے ہیں تو کہتے ہیں :-

[illegible]

وہ بات ایسی ہے جسے [illegible] کو بھی ہنسی آ جائے اور روتے روتے ہنسی [illegible]

عرب ہی کا دستور تھا کہ جب کوئی فوج شکست کھا کے بھاگنے پر آمادہ ہوتی تو سردار فوج کا عورتوں سے کہتا تم ان بے غیرتوں کو غیرت دلاؤ۔

ہندوستان میں مثل ہے پاؤں کی جوتی مگر پاؤں کی جوتی کوئی بیکار چیز نہیں یہی کام بہت ہے کہ پاؤں آبلے چھالے سے محفوظ رہتا ہے۔

آپ کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اودھ پنچ میں مضمون مستقل کی طرح سے لکھے جاتے ہیں یعنی سوجھ بوجھ والی عورتیں ہیں۔ ہاں یہ کہیے کہ یہی ہے کہ پچ وہ ہماری پیاری ستھری نکھری زنانی زبان میں مضمون لکھنا اور خواہ مخواہ کے مردوں کو [illegible] پر تنبیہ کرنا فائدے سے خالی ہے؟ [illegible] کی پڑھنے والی لڑکیاں اپنی زبان غارت کر رہی ہیں وہ کھڑی بولی ہو گئی ہے کہ مردوے بھی اُسے سخن کے لغت کی کتابیں [illegible] گئے ہیں۔ ہماری پُرانی بول چال مٹ رہی ہے اگر کوئی مرد [illegible] یا [illegible] کی

دسشش کرتا ہے تو کیا برا کرتا ہے۔ یہ اعتراض تو آپ ہر ایک ادبی پرچہ پر کر سکتے ہیں جس میں مس ٹریسی ولسن صاحبہ۔ مسز صغرا ایم اے۔ ام الاولاد آنریشنہ فاروق شہزادی بیگم و خاطر مشتاقی بیگم صاحبہ بی اے کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ آپ نے کبھی پوچھا ہوا کہ یا اللہ کیا تمہیں مضمون لکھوانے کو مردوں میں پہنچا بھان پردے میں بیٹھنے والیوں کے مضمون کو پرچے میں بھر دیتے ہو۔ پھر مضمون بھی کیسے جن پر نسوانی زبان کا پرچھاواں بھی نہیں پڑا۔ نہ وہ لوچ ہے نہ وہ چھوٹے چھوٹے جملے ہیں۔ نہ ایسے الفاظ کو کوئی عورت بولتی ہے۔ مقیدات عورتوں کی زبان سے نکلے یا مردوں کی زبان سے ملک کے لیے مبتر ہے۔ ہماری زبان میں بھی باریک و دقیق حکیمانہ مضمون کے ادا کرنے کی قوت اتنی ہی ہے جتنی کہ دوسری زبانوں میں۔ پھر آپ کا یہ ارشاد کہ ہمارے ملک میں تعلیم نسواں ابھی اس درجہ کو نہیں پہنچی کہ ایسی عورتیں پیدا ہو گئی ہوں جو سیاسی اور علمی معاملات میں کوئی صائب رائے رکھتی یا اسکا اظہار کر سکتی ہوں پھر اس قسم کی ... ورنہ اخبار پر ... کا الزام عائد کرنے سے فائدہ ہے؟ تو اور بھی قیامت ہے۔ عورتیں اب کانگریس کے اجلاس میں بھی شریک ہوتی ہیں۔ انھوں نے اپنی انجمنیں بنائی ہیں اسمیں رزولیوشن پاس کرتی ہیں تقریریں کرتی ہیں مردوں کی نیند یا سلانے اور جگانے پر آمادہ ہیں ... انگلستان جاتی ہیں وہاں سے ... سیکھ کے آتی ہیں شعر کہتی ہیں۔ رسالے نکالتی ہیں۔ اُن پر آپ نے کیوں تعجب نہ کیا۔ کیا پردے میں بیٹھنے والیاں آنکھ کان عقل نہیں رکھتیں یا علم

حاصل نہیں کر سکتیں۔

آخر ہماری زبان میں کیا کیڑے پڑے ہیں جو آپ ریختہ کی سنگی چھوڑ ریختی کہہ کے اسے لجھاتے ہیں۔ اور اس تہجر بھرے الفاظ میں کیا لال لگے ہیں جنہیں عورتیں اپنے خاص الفاظ چھوڑ کے استعمال کریں آپ ایک ہیں ہمارے پڑوسی مولانا اُنکے گھر میں بجلی والی آئی۔ مولانا تھے بھر گئے تو پنچے کے پاس کھڑے ہوکے فرمانے لگے۔ "اے ضعیفہ یہ مدور قرص ماہے خود دوّار بریاں کیکا دیتی ہے یا عدد اُ؟"

اُن کی بی بی بلیغ العلیٰ بیگم نے جب دیکھا کہ مولوی صاحب کی بولی خود بچے والی کی سمجھ میں نہ آئی (آپ جانیے اللہ نے پالے کی باتیں خوب سمجھتی ہے) تو لیا مطلب سمجھایا کہ "اری کچکیاں تو اس کے بیچتی ہے یا گن کے"۔

مولانا اپنی بی بی کا منہ چوم کے فرماتے ہیں:

شعر: ... منتہی ... نفس ... ...

بی بی فرماتی ہیں۔ "الحمد للہ الذی رزقنی حلالاً طیبا"۔ جوڑے کا جوڑا پر خوب عادت ہے گو کہ بی بی اس وقت تک نیکی جانی کرنا مطلب سمجھا گیں جب تک انھوں نے اپنی خاص زبان اختیار نہیں کی ریختی نظم ہی کی قسم ہے نثر کی قسم نہیں۔

بہر حال منطق کے اعتبار سے وہی اعتراض اُن مضامین پر بھی وارد ہوتا ہے جو عورتوں کے نام سوائی بول چال میں لکھے جاتے ہیں زیادہ دخل کرنے والی مردی ہیں جو عورتوں کا نام دے کے اُن کی زبان بگاڑتے ہیں۔

باقی سب طرح خیریت ہے بال بچوں کو ہماری طرف سے دعا کہہ دیجیے گا فقط

راقمہ
بوانصیبن وشلق آراء بیگم


۵۰ فیصدی کا مطالبہ

التماس و اطلاع

یہ سال کا آخری نمبر ہے ۵ روپے دس سال کے ہم پر قرض ہیں جو کسی صاحب خریدار سے ادا ہو جائے گا پورے دو سال کے بعد یہ پہلا اتفاق ہے کہ اتنے پرچے نکلا ہوا گر سوا ایک ... تیس روپے جو لوگ اس سے حاصل ہو گئے دہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ نانون قدرت ہی کبھی بدل جاتے ہے موسم آیا اور صاحب سب کچھی بنا گئے۔ انسانی بدن تو کل حرارت ہے بیماری اسکی کا ساتھ ہے۔

جو لوگ فائل جمع کرتے ہیں انکے پاس کوئی پرچہ نہ ہو تو اطلاع دیں جو نمبر موجود ہیں وہ بھیجے جائینگے اگر جواب دفتر کی طرف سے موصول نہ ہو تو سمجھ لیں کہ پرچہ دفتر میں نہیں ہے۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

رباعیات

تہذیبِ نو کی کرشمہ سازیاں

(از محمود گیلانی [illegible])

پردے کو ہٹا کے آج عصمت کی گئی!
چہرے پہ گلگشت کرکے وہ لیڈی نکلی
کہتی ہے کہ "پردہ تھا سلف کی بدعت"
اس رسم کو پیس میں ہوں گھونٹنے والی

گردن میں جو کالر بھی ہے اور ٹائی بھی
فیشن بھی ہے با تھوڑی سی [illegible] بھی
ہوں عصر جدید کی میں بیگم [illegible]
پاپوش سے میری جو [illegible] بھی

ماں باپ نے بیاہ مجھے اک سوٹ دیا!
[illegible] کا بھی اک [illegible]
آغوش میں [illegible] کی جاؤں گی کبھی
سکھلا دو اگر مجھ کو بھی اک جھوٹ نیا

پیرس بھی گئے، لندن بھی ہوئے
انجم کی طرح قوم میں روشن بھی ہوئے
حیرت نہیں گر علم مغرب کی طفیل
اللہ سے اور دین سے دشمن بھی ہوئے

بیکار جواں پھرتے ہیں ہر سال مدام
ملتا ہے ملازمت نہیں ان سے کلام
تہذیب جدید پر سکھاتی ہے یہیں
بیکاری سے بہتر ہے رہے تن کا غلام

اسلاف کو کہتے ہیں کہ ہیں وحشی کے غلام
کرتے ہیں نفس کی پوجا ہیں ہوس کے غلام
آئی ہے صدا سلف کی قبروں سے آج
[illegible] میں کرتے ہیں زن کے غلام

ہمت (نمبر ۱)

واقعی ہمت بڑی چیز ہے۔ مگر کیا بڑی چیز پسند نہیں کی جاتی۔ جب یک شاعر لمبا چوڑا قصیدہ ممدوح کی شان میں لکھتا اور [illegible] گردش فلک کا [illegible] پر [illegible] کا ساجھی اور شرکت [illegible] تو حضور ممدوح [illegible] پھول کے کُپّا ہو جاتے ہیں۔ دل [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] ہیں [illegible] فرشتے رکاب کے جلو میں چلتے ہیں۔ قدسی [illegible] ان کے دروازے پر [illegible] دیتے ہیں۔ عزرائیل ان کی شمشیر کا نام ہے۔ قدرت ان کی [illegible] کا نام ہے۔ دولت ان کی لونڈی ہے۔ اقبال ان کا غلام ہے۔ ان کے قبضے میں دنیا کا آرام ہے۔ کائنات پر ان کی سلطنت ہے۔ حرارت پر ان کو قدرت ہے۔ [illegible] کیا [illegible] دربانی کا حق ادا کرتا ہے۔ سکندر کی ہڈیاں [illegible] خاک ہوگئیں مگر [illegible] ان کا خط بنا آئینہ [illegible] [illegible] کرتا ہے۔ [illegible] نظر [illegible] ہے۔ سارے جہان میں انھیں کی برکت ہے [illegible] کے [illegible] [illegible] پاؤں [illegible] ہیں۔ [illegible] سے جبل گرم کرکے [illegible] پر احسان کرتے اور بہشت میں گھر بنواتے ہیں۔ [illegible] ان کا [illegible] ہیں۔ قیاس ان کا [illegible] منصفین [illegible] کے شریعت کی آبرو بڑھاتے ہیں [illegible] عدالت کی شان دکھاتے ہیں کیوں حضرت کیا یہ ہمت نہیں ہے؟ مگر اس ہمت کا صلہ ملتا ہے اور کوئی برا نہیں مانتا۔ ایسی تعریف اور مدح کی آڑ میں کسی کو آدمی سے شیر بنا دیجئے [illegible] کی فہرست سے نکال کے عجائب المخلوقات [illegible] کے ذیل میں نام درج کر دیجئے تو کوئی پروا نہیں کرتا

وجهه كالشمس مجسم كالاسد

(چہرہ [illegible] چاند ہے اور ڈیل ڈول سب کا سب شیر ہے)
لکھنے پر [illegible] کے منہ کو [illegible]
[illegible] جب ایک شاعر دوسرے شاعر کی [illegible] بھی [illegible]
[illegible] صاحب اپنی ذات میں ہمت [illegible]

جمیع کمالات فرض کر لیتے ہیں یعنی اپنے نفس کو خدائی کی ہمت دے کے مدعی سمجھنے لگتے ہیں۔

واہ کیا بات ہے میرے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نے [illegible] میں [illegible] کے منہ سے اپنی تعریف کروالی:

ہمارے ایک دوست نے [illegible] سے ایک شاعر کی غزل اس توصیف کے ساتھ بھیجی ہے کہ حضرت اپنے مداح آپ ہیں، حقیقت ہے کہ شاعری کی ہمت کسی دوسرے نے آپ پر نہیں لگائی کلام کا نمونہ:

آرزو ان کو ہے خدائی کی
مجھ کو ہے ان سے آشنائی کی

دیکھیے مطلع ہی ہمت آور ہے۔ معشوق صاحب اپنی ذات کو خدائی سے متہم کرتے ہیں اور عاشق یا شاعر صاحب اپنے نفس کو آشنائی سے۔ آشنائی ایسی چیز ہے جس کا اثر فاعل اور مفعول دونوں کی ذات پر عائد ہوتا ہے۔ نہ تو خدائی کی ہمت یا آرزو

[illegible]

نوٹس

بعدالت جناب [illegible] صاحب [illegible]
اجرائے ڈگری نمبری مقدمہ ۱۵ [illegible]
[illegible] سنگھ [illegible] رام [illegible]
[illegible]
تحصیل و ضلع سلطانپور

بنام

رام لکھن سنگھ
رام لکھن سنگھ [illegible] سنگھ ساکن [illegible]
تحصیل [illegible] ضلع سلطانپور

[illegible] ڈگری [illegible] درخواست اس عدالت میں گزری [illegible] نیلام جائداد [illegible] وصول کرایا جائے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بتاریخ [illegible] دسمبر [illegible] [illegible] جاری کیا گیا۔

[illegible] حاکم [illegible]

مہر عدالت

[illegible]

صحیح ہے؟ آشنائی کی تہمت۔ وہ آشنا ہو خدائی کی آرزو کرے یاری آشنائی گوارا نہ کرے گا لہذا تہمت ہی تہمت باقی رہی پھر بھی شاعر صاحب خوش ہیں اور کہتے ہیں اس پایہ کی غزل آج دنیا میں کوئی نہیں کر سکتا۔ فرماتے ہیں ؎

ایک عالم سے کی وفا تو نے
ایک مجھ سے ہی بے وفائی کی

وفاداری کی تہمت صحیح ہے یا بے وفائی کی۔ فرمائیے وفا کا مستحق عالم تھا یا شاعر۔ اگر شاعر تھا اور عالم نہ تھا تو پھر عالم کے حق میں بے وفائی کرنے کی تہمت اسکے سر منڈھی گئی اور اگر شاعر مستحق وفا نہ تھا تو پھر بے انصافی کا الزام جو کہ خود اُسکے کلام سے ثابت ہوتا ہے تہمت اور بڑی تہمت ہے۔ "ایک مجھ سے ہی" کی فصاحت بھی تہمت ہے؛ خدا اس سے محفوظ رکھے۔ دوسرا شعر ہے ؎

میں بلایا مگر نہیں آیا
بے حیائی کی لب کشائی کی

دیکھیے یہ بھی تہمت ہے البتہ موصوف اسکا بھول کر بھی نہیں گمان کہ "بیحیا" کون ہے؟ لب کھولنے والا یا لب کشائی کرنے والا کون ہے؟ کون نہیں آیا؟ "میں نے بلایا وہ نہیں آیا۔ میں نے بے حیائی کی جو ہونٹ کھولے یعنی اپنی بات بتلائی کی" یہ مطلب شعر سے واضح نہیں ہوتا۔ اگر کہا جائے کہ شاعر صاحب حال کی زبان میں شعر کہتے ہیں ولی دکنی کے عہد کی اردو نہیں بولتے تو واللہ تہمت ہے۔ یا جو کوئی کہے کہ کسی کو بلانا بیحیائی میں داخل ہے وہ اپنی ذات پر صاحب عقل ہونے کی تہمت رکھتا ہے کیا معنی کہ بلانے والا بے حیا نہیں بے وقوف ہے جس نے پتھر میں جونک لگانے کی فکر کی۔ ممکن ہے کہ شاعر نے بیحیائی کا جرم معشوق کو گردانا ہو یعنی میں نے بلایا تھا وہ مردود نہیں آیا اور لگا بے حیائی اور پاجی پن کی گفتگو کرنے۔ ایسی صورت میں "لب کشائی" کی جگہ "فتنۂ زبان" کی ضرورت ہے۔

تیسرا شعر ہے ؎

بات میں تم خفا جو ہوتے ہو؟ خیر ہے میں نے کیا برائی کی

بات میں خفا ہونا بات پر تہمت ہے، بات پر کہتے بات سے خفا رہتے۔ بات اچھی بھی ہوتی ہے بُری بھی۔ بُری بات کہنے والا کبھی اپنے نفس کو الزام نہیں دیتا نہ اُسے محسوس ہوتا ہے کہ میں نے برائی کی۔ بات کی تشخیص یہ وہ تمیز کی محتاج ہے اچھی اور بُری ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا لہذا اگر کوئی کہے کہ یہ شعر اچھا ہے تو اُسنے شعر پر تہمت لگائی۔

چوتھا شعر یہ ہے ؎

زلف پُر پیچ میں پھنسا ہے دل
نہیں اُمید اب رہائی کی

دل کمبخت تو قبل کے سوکھے ہیں ہو یا جھول رہا ہے اگر باہر نکل کے پھنسیگا تو پہلے ہنسوں کے بالوں کے سوا میں اُلجھے گا پھر زلف تک پہونچے گا۔ زلف کے جھاڑ جھنکاڑ میں پھنسنا تو گویا دیکھیے اور پھنسنا بھی سمجھ کے یا لکنیا سمجھ نے سستی اور لنگر پر پھنسنے کے پس رہائی کی اُمید نہ ہونا بھی تہمت ہے۔ اور دل کا زلف میں پھنسنا بھی۔

پانچواں شعر ہے ؎

چھوڑ دنیا کی کوئی چیز پسند
تم نے جس سے کہ آشنائی کی

شعر پر کامل الفظ ہونے کا اتہام ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ جس سے تم نے آشنائی کی پھر اُس نے "دنیا کی کوئی چیز پسند نہ کی۔ اس طرح الفاظ کی تخفیف اور معنی کی تکمیل ایک ظرافت شاعر نے خوب کی ہے فرماتے ہیں

ہم اُن سے حالت دل کہنے جب اظہار بیٹھے ہیں
مگر بیٹھے ہیں تو بیٹھے ہیں اور تکرار بیٹھے ہیں

ذکر دونوں قافیوں کے بعد محذوف ہے اور معنی میں کوئی نقص نہیں آیا۔ مگر "جب" اور "شرال" میں بہت فرق ہے۔ اس شعر میں محذوفات بپاس خاطر ظرافت جدا ہیں۔ اور یہاں بر بنائے تہمت شاعری۔

مقطع حاضر ہے ؎

کیوں نہ قاتل پہ ہو ... فدا
دیر تک خنجر آزمائی کی

فدا ہونے کا سبب اگر یہ ہے کہ گردن پر خنجر کارگر نہ ہوا دیر تک کارگر نہ ہوا اور شاعر صاحب انشاء قتیل ہونے سے بال بال بچے تو خنجر پر برش و تیزی کی تہمت ہے اور قاتل پر مقتول کا انسان ہونا تہمت۔ جلد پر انسانی جلد ہونے کا اطلاق بھی تہمت۔ ہاں اگر فدا ہونے کا یہ سبب ہے کہ حضرت قاتل نے دیر تک خنجر زنی فرما کے شاعر صاحب کو خدا خدا کر کے خدا کے گھر کا ٹکٹ دلوا دیا اب وہ قید غم سے آزاد ہیں تو شاعر صاحب بعد زندگی و قائم ہونے کی تہمت ہے آخر یہ اعتراف کرنا ہے۔ شاعر صاحب اپنی ذات کو غالب مرحوم کا عزیز قریب مشہور کرتے ہیں خدا لگتی یہ ان پیسہ پر تہمت ہو۔ سب اپنی طرف سے تہمت لینا ہے تو ہمت اہل زمانہ مگر پھر بھی بُری بات ہے۔

تہمت نمبر (۲)

حسد تہمت آزادی مردم گیاست
کیں مرد و بستہ کہ بر تہمت آدم صفت است

دوسری تہمت انتساب غیر صحیح جس طرح شاعروں کو بہتری [illegible]

پولیٹیکل کھلاڑیوں کی ہر کوڑی میں بھی حرکت کا موجب دیکھیے لیڈر بیورے اور ڈاروں پر تہمت لگاتے تھے کہ وہ بھی خواہ ہند ہیں اور ہندوستان کی پالیٹکس انگلستان جو دوستا کا دودھ پی کے اہل ہند کی خواہش کے مطابق چلاؤ ہے گی ترجیحہ "نامبر" نہ تھی اہل ہند کی خواہش کے جو اوہام ادا کرتے ہیں نہ مسٹر ہیلزے سیکلڈا اللہ یا مسٹر ریجوڈ میں مجاہد آزاد مزدوروں کا سرغنہ ہونے کی وجہ سے تمام ہندوں کی ہمدردی کی تہمت رکھی گئی تھی۔

اس تہمتستان میں تہمت کی ہر جگہ عملداری ہے۔ تہمت کا گویا سکہ جاری ہے۔ مثلاً مہاتما گاندھی پر پالیٹیشن ہونے کی تہمت۔ جواہر لال نہرو پر آزاد خیال ہونے کی تہمت۔ مالوی جی پر حامی اتحاد ہونے کی تہمت مسٹر محمد علی پر صاحب عقل ہونے کی تہمت۔ آزادی کے رزولیوشن پر کانگرس آلۂ حرب ہونے کی تہمت اس رزولیوشن سے انگریزی دستبہ اور کو نقصان پہونچا تہمت اہل ہند پر محب وطن ہونے کی تہمت۔ ستیاگرہ کے زبانی دعوے کرنے والوں پر استقلال اور ثبات کی تہمت۔



ریگستان نفاق میں کامل آزادی کی تلاش

منزل پہ پہونچے تو خشک ریزاں صحرے میں آئے تو خاک بیزاں
القصہ آخر افتاں و خیزاں رفتیم و بردیم داغ تو بر دل
صحرا ہے صحرا منزل بہ منزل
چل مری موٹر دھک دھک دھک دھک دھک دھک دھک دھک


ز غارت چمنت بر بہار منت ہاست
کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
دیکھیے پھولوں کی لاج رکھیے گل عارض کے رنگ سے نکھار رنگ پھیکا ہوا جاتا ہے خوشبو درکار ہے
تو یہ عطر حاضر ہے ۔
کارخانہ اصغر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطروں میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے

سوویٹ حکومت پر ترقی اور تہذیب کی تہمت۔ وہ بھی اظہار فرانس پر آزادی ہونے کی تہمت۔ موسولینی پر ... کی تہمت۔ ہندوستان پر ... کی تہمت۔ ... غازی مصطفیٰ پر ... والی کی تہمت۔

ایسی حالت میں ہماری قومی مجلس نے خوشخبری کا اعلان کیا ہے کہ اب انگریزی حکومت کو بھی کا وعدہ یاد آ جائے گا۔ یا ہم اہل وطن کے دل نڑول ... کیوں جائیں تم اغیار کے ... حکومت سے نا امن ہو کر دل اپنے اوپر خود تہمت لے گا کہ اب ان ہم تو اصل پاتا ہے سے اچھی ہیں جب اپنی آنکھوں پر ... نہیں۔ پھر سوال کرو کہ کیا نہیں اپنوں کا ... ناپسند ہے؟ ان سے محبت کرتے ہو ان پر حسد تو نہیں کرتے ان پر بھروسا ہے؟ تو معاملہ ... جاتا ہے۔ اگر اپنی قوم پر بھروسا ہو تو ہم اس ... نسبت کو تہمت ہی کیوں قرار دیتے۔ ... کی صورت سے نفرت ... کی ترقی پر ... [illegible] ... وکیلوں بیرسٹروں اور قانون پیشہ لوگوں سے ... قانون کی حمایت ترک کرنے کی خواہش ... کہ وہ قبول کرتے ہیں ... بلا ... کا حکم جس کو ... نہیں ... اور غیروں کے بنائے ہوئے قانون سے فائدہ حاصل کرنے کی سعی کرتا ہے۔ ... خطاب اور القاب غیروں کا عطیہ ہیں مگر ... حاصل کرنا ... مول لینا پڑے تو ... جہاں ... کی تہمت لگ گئی وہاں تہمت کروٹ کروٹ ... کونسلوں کی ممبری سراسر تہمت ہے جو حکومت وقت نے ... قبول اپنے ہاتھ میں ... کے بعد ... اور جو لوگ قومی انتخاب کے ... ممبر ہیں داخل ہوتے ہیں وہ بھی نیابت قوم کی تہمت اپنے سر ... کے داخل ہوتے ہیں اگرچہ ... قومی اشارے پر یہ لوگ ایوان کونسل چھوڑ دیتے ... نہ سرکاری ممبر ... نہ قومی۔

اب کانگریس نے پھر اس تہمت کا امتحان لینا ... کیا ہے۔ ہماری دانست میں تو یہ امتحان بھی تہمت ہے اور جو کوئی اس امتحان میں پورا اترے اسکی کامیابی بھی پر تہمت ہوگی کیا معنی کہ اس کامیابی سے وہ اپنا خون دل جلائے گا اور اہل وطن اسکی پیروی میں بزدلی دکھائینگے۔ کامیابی نہیں ناکامیابی کی تہمت ہے۔

سنتے ہیں کہ پنڈت جواہر لال نہرو ... رات ادھر آدھی رات ادھر ... آزادی کا جھنڈا اٹھایا اور اس جھنڈے میں تہمت آزادی کا پھریرا لگا ... لوگوں کو ہے وہ اس جھنڈے کے جلو میں چلنے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر پہلے ہی سے آزادی کی تہمت کا طوق گردن میں ڈال کے ... کے کوئی گھر ... میں جانے کا ارادہ کر چکے وہ ... صاحب کے ... کی ... فرماتے ہیں وہ بھی ہندوستانی ہیں اور تہمت آزادی کے ... ہیں ... تہمت اخلاق کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے ... درست پھر ... جائے گی ... داماں ... ہر ... تہمت ... برکت ہو گی۔ ... کونسلوں کی بہشت ... خدا ... ناگفتہ ... نہ ہو گی ... کی فرمانروائی ... نہ شراب ہے ... بجلی کی روشنی ... سوٹ بوٹ ... آزادی کی تہمت ... ہوں گے اور ... صاحب بہادر کی ... تہمت آزادی ... آزادی کا ... سیاسی ... پیسے ... کے ... کی ... ہو جائینگے ... علیہ ... اس تہمت آزادی میں ایک پہلو بھی نکلتا ہے کہ ... خلاق ہوتا ہے ... تہمت میں ... پیدا ہو جائیں مگر ... کیا ہوگی ... خدا جانے تہمت زدہ ... ہندوستان ...

سرو پنچ آپ ابھی کامیابی ... کی تہمت پر خوش ہوتے ہیں ... سال کا آخری سلام تہمت زدہ ... سال ... کا وعدہ کرتا ہے۔ السلام

راقم ... خاکسار ... الاکبر ...

مولانا پنچ کی نوٹ بک

”جن“

جاوت کر ... جناب ... ایک ... کی ... ایک ... کے نام سے ... آدمی سے ... جائے گا۔

آپ ... آتشی حیوانات کا تذکرہ کتابوں میں ہے اور ... جن ... وہ ہیں جن کے مخصوص کارنامے مسلمانوں کی آسمانی کتاب میں ... مذکور ہیں۔ اگر قرآن میں ... خلقتنی من نار وخلقتہ من طین ... آدم ... فضیلت جتانے کی غرض سے ... ان کے ... کی ... سے معلوم ہوتا کہ ان کا وجود ہے بھی یا نہیں۔ ... کے ہونے کا گمان ... بعض کتابوں میں ...

... جن یا شیطان کی ... ایک مستقل ہستی کی ... جن ... قابو حاصل کر لیتے ہیں ... ہیں کہ ... کی ہوائی ... کے ... جن والا ... لکھنؤ میں خوب چلا اور ... کی تسخیر ... افسوس ہی ... حضرت ... مسرفی کو ... گیا ... تسخیر جنات کے ... میں آگ لگ گئی ورنہ ... سلسلہ ... جن ... آ ...

جن کی ... مشہور ... شاعر شیطان ... ایک شاعر ... لوگوں نے ... جب اسے ہوش آیا تو کہنے لگا ... علی ... کیوں میرے سر پر ... آسیب ... پاس ... دیوان ... لوگ ... بے معنی ...

شیطانہ بتکلم بطل) حضرت ی ؒ اسکا شیطان ہندی میں بات چیت کرتا ہے) علیہ خوا القیاس بطل رسلی مشہور عراقی منشی صاحب خاص خلیفہ لندن کو چند راگ شیطان نے سکھائے رہ ذکر خاید اغانی پرپ) ... اور ... ان چل دیا تب معلوم ہوا کہ وہ حضرت تشریف لائے تھے کیوں نہ ہو اس علم کا استاد ان سے بہتر کون ہو سکتا ہے۔

ایک دن قریب پر عجب حادثہ گزرا سوتے میں تھا خواب میں نظر آئے میاں شیطان ملاّ ان کی طرف چلا ہوا تھا اکثر انکی بدولت ٹھنڈے پانی سے نہانا پڑا داڑھی پکڑ کے ایک طمانچہ مار بیٹھا آنکھ کھلی تو اپنی داڑھی اپنا ہاتھ گال سرخ نشان سیلی موجود۔ یہ اپنی اپنی قسمت ہے۔ اسحاق موصلی نے رنگ سیکھے کے الدم ... لقد اللہ طمانچہ ملا۔ گالوں پر طبلہ بجوایا۔

شیطان کی انگلی سے خدا پناہ میں رکھے ایک انگلی فیرے کی دیوار پر لگا کے جو تماشا سنے دکھایا تھا وہ مشہور ہے۔

رسالے کا نام دیکھ کر ہم سمجھے تھے کہ آج ہم نے بھی جن دیکھا ... کا لطف اٹھائیں گے مگر سخت ... ہوئی۔ ورق الٹتے جب ورق کر دیکھا جب معلوم ہوا کہ جنس کی زردی اور آتشی مخلوق سے مراد "جن" نہیں ہے بلکہ انسانی روحوں کے تماشے دکھائے ہیں جو کالبد سے نکل کے رستی بے ... ہو گئیں کہ ہر عامل جیتا ہوم اُنھیں جب یا دوزخ یا عالم ارواح سے پکڑ لاتا ہے اور وہ بال باندھی چلی آتی ہیں۔ بقا بعد الموت کا مسئلہ ایک شرعی اور فلسفی مسئلہ ہے ارواح کا مستقر بھی معلوم ہے ان کے وجود میں بھی کوئی اشتباہ دخل نہیں۔ یہ آج کھلا کہ مرنے کے بعد ارواح "جن" بن جاتی ہیں۔

بہر حال ہمارے کرم فرما حضرت نیاز فتحپوری کو (جن کی ملاقات دو آخر سال ہیں) مبارک ہو یہ ... دلچسپ ضرور ہے۔ مسمریزم کے اصول سے جنہیں دلچسپی ہے وہ پڑھ کے فائدہ اٹھائیں گے ضخامت ... چھپائی اچھی ہے سائز ۲۰×۲۶ قیمت معلوم نہیں۔

مومنین حضرات ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ جن کی ملاقات کا شیوہ ... طماچے کی صورت میں ظاہر ہو گا

یا اس سے جاڑے پالے میں ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا پڑے گا۔

دیوار چین اور کانگریس

کہتے ہیں کہ ایک چینی مصور نے دو تین تصویریں بنائی تھیں ایک پتھر پر ... دوسری ... ہوئی تیسری ناچتی ہوئی۔ عوام نے جب ان تصویروں کو دیکھا تو وہ مطلب نہ سمجھ سکے ایک حکیم نے انھیں متحیر دیکھ کے یوں معنی سمجھائے کہ پتھر ... سنجیدہ ... ہے وہ بیاہ کی تمنا دل میں رکھتی ہے۔ آنکھیں بھری ہیں آنکھوں پر غفلت کے پردے پڑے ہیں ... نیچ سے ناواقف ہے۔ جو زمانے میں مصروف ہے وہ ... اور ... بیٹھی پر رنجیدہ اور نادم ہے۔ اسے بزرگوں کا حکم ... جوانی دیوانی کے ... پاؤں میں بیڑیاں ہیں اب رہائی کی امید نہیں۔ جو ناچتی ہے وہ جھگڑے بکھیڑے میں جنس کے آزاد ہو گئی ہے اس کا ارادہ ہے کہ دوبارہ یہ روگ نہ پالے چین سے زندگی کے دن کاٹے۔

معلوم ہوتا ہے کہ جناب حکمت مآب ان لوگوں میں تھے جو چینی الشکل نسل سے چلتے ہیں حالانکہ خود بھی پیدا ہو چکے ان کے باپ بھی پیدا ہوئے تھے اور ماں کی ماں بھی اس عیب کا ارتکاب کر چکی تھی۔ خیر وجہ کوئی ہو ... دور سے خیال سے انھوں نے تعبیر بھی دی۔ ہماری قوم کی بھی تین حالتیں عالم تصویر میں پیدا ہو سکتی ہیں ان میں سے دو تو معلوم ہیں یعنی جوانی کی امنگ میں گرفتار ... شرت طرز حکومت پر دل آ گیا۔ صد ہا سال چپکے رہے۔ پھنسنے کے بعد روئے اب تک روتے ہیں اور ابھی ... رو دیں گے پھر آخر وہ ستی اور رو بھی آزادی کے ... ہمارے دوست پنڈت جواہر لال نہرو ... یہ بات کو ناچنے اور ... بتانے کی ... ناچے وہ جو ... ہونے سے ... کی ... جنگل میں مور کی طرح ناچا جاتا ہے کوئی دیکھے یا نہ دیکھے۔ واللہ ... رقص طاؤسی ہے ... آزادی پر ... کہیں پاؤں دیکھ کے شرمائے اور پشیمان ہو کر لوٹ نہ آئے سینکڑوں پارٹیاں ہیں یہ پارٹیاں بھی ہندوستانی افراد سے مرکب ہیں۔ بحیثیت ... ہونے کے انھیں بھی ملکی انتظامات میں دخل دینے اور ... مختار رہنے کا حق ہے اس حق سے اپنا مطلب نکالنے والے بھی احمق نہیں۔ آپ انھیں ہندوستانی ہونے کے حقوق سے محروم نہیں کر سکتے۔ ... ہند کی فہرست سے ان کا نام خارج کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں آزادی ... مقصد ... کے آپس میں ... ہو گی وہ ... اور ... کی ... کے دونوں کو ایک ... میں بند کر دے گی۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ اپنے پاؤں کی بیڑیاں نہ کاٹیے خدا خوش رکھے مگر چند ... بیڑیاں کٹ گئیں پاؤں ... کے ... ہمارے ... ہے ... کا ... ہونے ہے ... اور کوئی ... نہیں ... مگر رو ... ہے

پھر ... قفس ... صیاد کہ گھر
کوئی ... اگر گھر ... دشمنوں کے ...

... ہوئے ... بند ہو جائے ...
اُداس ... کے ... دکھا ... ہے
... ہے ... بلبلا

ایک ... تھا کہ انھوں نے برات میں ناچ کرایا ایک بجے رات تک محفل گرم رہی ... کے ... ہر ... مگر ... صاحب نے ... فرمایا تھا وہ ... کرنا چاہنے والی کا ... کرے اور ... جانی پر جانی آتی ہے۔

"سنیو ... کا آئی ہے ... تم ناچ جاؤ ... ہیں ہم ... کریں"

خدا نہ کرے جو ہمارے جواہر لال کا ساتھ چھوڑ کے اہل وطن کہیں یہ تم ناچو ہم ... ہیں صبح کو چین ... دیکھ لیں گے۔ ... پولیٹیکل ... صرف کہتے ہیں وہ ... وصول ہو جائیں گے۔

خاتمہ سنہ ۲۹ء مبارک اور سال نو کی آمد مسعود والسلام

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

[illegible]

ملنے کا پتہ

سلک سنار کمپنی آگرہ

جس طرح طلوع آفتاب

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

[illegible]

شیر الطالحیبی

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

اگر آپ [illegible]

[illegible]

منیجر دواخانہ [illegible] لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۰۲ء

(۱) [illegible]

قیمت فی حصہ [illegible]

(۲) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معرفت النبوت

[illegible]

استاد محمد علی خان

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اردو زبان کی ہر قسم کی کتابیں اس پتہ سے طلب کیجئے۔ منیجر جنرل بکڈپو باٹا نالہ لکھنؤ